50388 ـ اللہ تعالی نے روزے کو ہی اپنے اس فرمان " روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجروثواب دونگا " کیوں مخصوص کیا ہے ؟

سوال

اللہ تعالی نے روزے کا اجروثواب اپنے ساتھ کیوں مخصوص کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کا فرمان ہے: ابن آدم کا روزے کے علاوہ ہر عمل اس کے لیے ہے، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا ... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1761) صحیح مسلم حدیث نمبر (1946).

اور جب سارے اعمال اللہ کے لیے ہیں، اور ان کا اجروثواب بھی وہی دیتا ہے تو حدیث قدسی میں اللہ تعالی کے فرمان: " روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجر و ثواب بھی میں ہی دونگا " اللہ تعالی نے روزے کو اس کے لیے مخصوص کیوں کیا ہے، اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے ؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے معنی اور روزے کو اس فضیلت کے ساتھ مخصوص کرنے کے اسباب میں اہل علم کی دس توجیہات بیان کي ہیں ان میں اہم درج ذیل ہیں:

1 ـ دوسرے اعمال کی طرح روزے میں ریاء کاری نہیں ہو سکتی. قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب سارے اعمال میں ریاء کاری داخل ہو سکتی ہے، اور روزہ ایك ایسا فعل ہے جس پر اللہ کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالی نے اسے اپنی جانب مضاف کیا، اور اسی لیے حدیث میں فرمایا:

" وہ میری بنا پر اپنی شہوت ترك کرتا ہے "

اور ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سب عبادات كرتے وقت ظاہر ہو جاتی ہيں، اور بہت ہی كم ايسی ہيں جن ميں رياء كا شائبہ نہ ہوتا ہو، يعنی ہو سكتا ہے اس ميں رياء شامل ہو، ليكن روزہ ايسا عمل ہے جس ميں رياء كاری كا شائبہ بھی نہيں.

2 ـ " اور ميں ہی اس كا اجروثواب دونگا "

اس سے مراد يہ ہے كہ اس كے اجروثواب اور نيكيوں كی زيادتی كی مقدار كا علم صرف مجھے ہے، كسی اور كو نہيں.

قرطبی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اس كا معنی يہ ہے كہ: باقی اعمال كے اجروثواب كی مقدار كا لوگوں كو بتا ديا گيا ہے، اور يہ كہ اس ميں دس سے سات سو تك اضافہ كيا جا سكتا ہے، يا جتنا اللہ چاہے، ليكن روزہ ايك ايسا عمل ہے جس كا ثواب اللہ تعالی بغير كسی مقدار كے دے گا، اس كی شہادت مسلم شريف كی درج ذيل روايت سے ملتی ہے:

ابو ہريرہ رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالی كا فرمان ہے: ابن آدم كے ہر عمل كی نيكياں دس سے ليكر سات تك ميں اضافہ كيا جاتا ہے، اللہ تعالی نے فرمايا: ليكن روزہ نہيں، كيونكہ روزہ ميرے ليے ہے، اور اس كا اجروثواب بھی ميں ہی دونگا "

صحيح مسلم حديث نمبر (1151).

يعنی اس كا اجروثواب ميں بغير حساب و كتاب اور بغير مقدار كے دونگا، يہ بالكل اس فرمان كی طرح ہے:

صبر كرنے والوں كو بغير حساب كے اجروثواب ديا جائيگا.

3 ـ " روزہ ميرے ليے ہے "

اس فرمان كا معنی يہ ہے كہ ميرے ہاں سب سے محبوب ترين اور مقدم عبادت يہی روزہ ہے.

ابن عبد البر كہتے ہيں: باقی سب عبادات پر روزے كی فضيلت كے ليے " روزہ ميرے ليے ہے " كہنا ہی كافی قرار ديا.

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم روزے ركھا كرو، كيونكہ اس كی مثل كوئی اور عمل نہيں "

سنن نسائی حدیث نمبر (2220) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

4 ـ یہاں پر شرف اور عظمت کی اضافت ہے، جسے بیت اللہ، کہا جاتا ہے، حالانکہ ساری مساجد تو اللہ کی ہیں ہی لیکن بیت اللہ کی اضافت شرف و عظمت کی اضافت ہے.

زین بن منیر کہتے ہیں:

اس طرح کے سیاق میں عمومی جگہ میں تخصیص سے عظمت و شرف کے علاوہ کچھ سمجھا نہیں جا سکتا.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ عظیم الشان حدیث کئی ایك وجوہات کی بنا پر روزے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے:

پہلی وجہ:

سارے اعمال میں سے روزہ اللہ تعالی نے اپنے لیے مخصوص کیا ہے، اور یہ اس کے نزدیك شرف اور روزے کی محبت کی وجہ ہے، اور اس میں اللہ تعالی کے لیے اظہار اخلاص کی بنا پر، کیونکہ روزہ بندے اور اس کے رب کے درمیان راز ہے اس پر اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا، کیونکہ روزہ دار کے لیے لوگوں سے خالی جگہ اور دور جا کر روزے کی بنا پر اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ اشیاء استعمال کرنا ممکن ہے، لیکن اس کے باوجود وہ انہیں استعمال نہیں کرتا، اس لیے کہ اسے علم ہے کہ اللہ عزوجل اس کی خلوت میں بھی اسے دیکھ رہا ہے، اور اس نے ان اشیاء کا استعمال اس پر حرام کیا ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالی کی سزا اور عقاب کے ڈر، اور اس کے اجروثواب کے حصول کی امید رکھتے ہوئے اسے ترک کر دیتا ہے.

تو اس بنا پر اللہ تعالی نے اس کے اس اخلاص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سارے اعمال میں سے صرف روزے کو ہی اپنے ساتھ مخصوص کیا ہے، اور اسی لیے فرمایا:

" وہ میری وجہ سے اپنی شہوت اور کھانا پینا ترک کرتا ہے "

اور اس خصوصیت کا فائدہ روز قیامت ظاہر ہو گا، جیسا کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

" روز قیامت جب اللہ تعالی اپنے بندے کا حساب و کتاب کرےگا، اور اس کے ذمہ جو بھی ظلم ہونگے وہ اس کے سارے اعمال سے ادا کیے جائینگے، لیکن روزہ سے نہیں، باقی جو بھی بچےگا وہ اللہ تعالی اپنے ذمہ لے لے گا اور روزہ کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرےگا.

دوسری وجہ:

اللہ تعالی نے روزے کے متعلق فرمایا ہے:

" اور اس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا "

اللہ تعالی نے اجروثواب کی اضافت اپنی ذات کریم کی طرف کی ہے؛ کیونکہ سارے اعمال صالحہ کے اجروثواب میں عدد کے حساب کے اضافہ ہوتا ہے، ایك نیکی دس سے لیکر سات سواور اس سے بھی زیادہ تك بڑھتی ہیں، لیکن روزے کا اجروثواب اللہ تعالی نے اپنی ذات کے ساتھ بغیر کسی معدود عدد اور بغیر حساب و کتاب مخصوص کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی سب سے زیادہ کرم کرنے والا اور بہت زیادہ جود و سخا کا مالك، اور عطیہ کرنے والا ہے، چنانچہ روزے کا اجروثواب بغیر حساب و کتاب اور عظیم ہے، روزہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری پر صبر کرنے، اور اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء سے اجتناب پر صبر کرنے،اور کھانے پینے اور بدن کی کمزوری جیسی مقدر تکلیفوں پر صبر کرنے کا نام روزہ ہے.

اس روزے میں صبر کی تینوں قسمیں جمع ہیں، جس سے یہ ثابت ہوا کہ روزہ صبر کرنے والے ہی رکھتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی یقینا صبر کرنے والوں کو بے حساب و کتاب اجروثواب سے نوازے گا الزمر (10)... انتہی.

دیکھیں: مجالس شہر رمضان صفحہ نمبر (13).

واللہ اعلم .